۱۷
کیا پوچھتے ہو مادرِ غم خوار واردات
یہ ظلم ساربان ہے جو آیا تھا گھر سے ساتھ
غیروں نے سر قلم کیا اپنوں نے کاٹا ہاتھ
حقِ نمک ادا کیا یہ اس نے ہم سے وا ہاتھ

ہو
دشمن سے کیا شکایت ظلم و ستم کرے
جب دوست ہو کے لاش کے بازو قلم کرے

۱۸
یہ حال سن کے فاطمہ زہراؑ نے پیٹا سر
آیا نہ اس کو روحِ پیمبرؐ سے کچھ خطر
ہے ہے یہ ساربان نے کیا ظلم اس قدر
جنت میں گھر بنا کے ہوا داخلِ سقر

مرثیہ نمبر ۴

یہ بین فاطمہؑ تھے کہ ناگہ سحر ہوئی
لشکر سے دھوم کوچ کی یکبد یگر ہوئی

۱
آج مقتل میں عجب بے سر و ساماں ہیں حرم
قتلِ شبیرؑ سے بیتاب ہیں گریاں ہیں حرم
دل میں مجروح کھلے سر ہیں پریشاں ہیں حرم
وارثوں میں نہیں اب کوئی تو حیراں ہیں حرم

ذکر مظلومیٔ شاہ مدنی کرتے ہیں
کبھی آہیں تو کبھی سینہ زنی کرتے ہیں

۲
خیمے سب جل چکے ہیں لوٹ چکے ہیں اعدا
شام ہونے کو ہے سنسان ہے جنگل سارا
فرق پر ہے کسی بی بی کے نہ مقنع نہ ردا
پیاسے بچوں کو لئے بیٹھی ہیں بنتِ زہراؑ

پیار کرتی ہیں اسے کہہ کے اُسے سمجھاتی ہیں
کوئی معصوم جو روتا ہے تو بہلاتی ہیں

۳
رو کے فرماتی ہیں یہ خواہرِ سلطانِ اُمم
جھٹ پٹا وقت ہے کچھ دیر میں ہونے کو ہے شام
اٹھو سجادؑ کہ اب دن ہوا جاتا ہے تمام
اب نہ قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ نہ اکبرؑ نہ امامؑ

دلِ پُر درد پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہے
رات ہونے کو ہے اور عالمِ تنہائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۴
کان میں پہنچی جو سجادؑ کے زینبؑ کی صدا
کہا کہوں آپ سے قابو میں نہیں دل بخدا
کھول کر آنکھ یہ کی عرض بصد آہ و بکا
تپ زیادہ ہے تو غفلت بھی ہے کچھ آج سوا
کون مارا گیا اور کون جُدا ہوتا ہے
مجھ کو کچھ ہوش نہیں ہے کہ یہ کیا ہوتا ہے

۵
بولے فضہؑ سے یہ پھر عابدؑ بیمار و حزیں
جتنے بچے ہیں بلا لا تو انھیں میرے قریں
جمع فضہؑ نے کیا بچوں کو لا لا کے وہیں
برہنہ دو لڑکے تھے اور ایک سکینہؑ غمگیں
ڈھونڈھتے چار طرف مثل نظر جاتی تھی
ان کے رونے کی صدا بھی نہ مگر آتی تھی

۶
کہا عابدؑ نے کہ اے خواہر سلطان ہدا
لائیے شہ نے بنائی تھی جو فرد شہدا
دیکھ لوں یہ تو مرے دل کی تسلی ہو ذرا
نام تحریر ہے اس فرد میں اب کس کس کا
جو گئے خلد میں اب خواب ہے صورت ان کی
جو مرے ساتھ ہیں لازم ہے حفاظت ان کی

۷
سن کے یہ کہنے لگیں زینبؑ تفتیدہ جگر
لے گئے لوٹ کے اسباب تو سب بانی شر
اسی اسباب میں وہ فرد بھی تھی اے دلبر
سن کے کہنے لگے سجادؑ یہ با دیدۂ تر
فکر کچھ اور میں پابند الم کر لوں گا
قتل جو ہو گئے نام ان کے رقم کر لوں گا

۸
کہہ کے یہ لکھنے لگے خاک پہ نام شہدا
یاد آئے جو وہ سب کرنے لگے آہ و بکا
دل پہ اک تیر لگا نام جو اصغرؑ کا لکھا
غم جانکاہ سے تھرا گئے سارے اعضا
یاد کرتے تھے انھیں جب تو جگر ہلتا تھا
تین بچوں کا کہیں پر نہ پتہ ملتا تھا

Presented by www.ziaraat.com

۹

روکے کرنے لگیں سجادؑ سے زینبؑ یہ کلام
جائے تشویش ہے دن کی گھڑی میں ہے تمام
ڈھونڈنے بچوں کو جاتی ہوں کہ ہو جائے نہ شام
دو اجازت مجھے بیٹا کہ تمہیں اب ہو امام

راستہ بھول گئے ہیں نہ ادھر آئیں گے
دشت میں جا کے پکاروں گی تو مل جائیں گے

۱۰

کہہ کے عابدؑ سے چلیں خواہر سلطان ہدا
آ ذرا ساتھ مرے مڑ کے یہ فضہؓ سے کہا
وہ بھی ہمراہ ہوئیں کرتی ہوئی آہ و بکا
پاؤں رکھتی تھیں کہیں اور کہیں پڑتا تھا

جا بہ جا دشت میں لاشے جو نظر آتے تھے
دل دھڑکتا تھا قدم خوف سے تھراتے تھے

۱۱

آہ تھی لب پہ رواں اشک تھے اور دل تھا فگار
اک طرف کو یہ چلی جاتی تھیں با حالت زار
ناگہاں دور سے دکھلائی دیا ایک سوار
بولیں فضہؓ سے یہ زینبؑ کہ ذرا بڑھ کے پکار

منتیں اس کی کریں گے تو ترس کھائے گا
اس سے بچوں کا پتہ دشت میں مل جائے گا

۱۲

حکم پاتا تھا کہ فضہؓ نے یہ دی بڑھ کے صدا
اے سوار اس طرف آ اس طرف آ بہر خدا
کوئی تکلیف نہ دیں گے تجھے ہم اس کے سوا
ہم غریبوں کی ہے اک عرض اسے سنتا جا

دل ہے مجروح بہت روتی جو ہے بھائی کو
تجھ سے کچھ پوچھنا ہے فاطمہؑ کی جائی کو

۱۳

متوجہ ہوا وہ سنتے ہی فضہؓ کی صدا
پاس آ کر کہا کیا پوچھتی ہے اے دکھیا
بولیں یہ خواہر شبیرؑ کہ اے مرد خدا
کسی بچے کو تو دیکھا نہیں تو نے یہ بتا

تشنہ لب ہیں وطن آوارہ ہیں دکھ پائے ہیں
چھوٹ کر ساتھ سے جنگل میں چلے آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۴
عرض کی اس نے جگر تھام کے بادیدۂ تر
دیکھا اک لاشۂ پُرخوں ہے زمیں پر بے سر
ابھی صحرا میں جو اک سمت پڑی میری نظر
لڑکی اک چھوٹی سی بیٹھی ہوئی روتی ہے مگر

وہ بھی روتا ہے اِدھر جس کا گذر ہوتا ہے
اس کے نالوں سے عجب دل پہ اثر ہوتا ہے

۱۵
رو کے فرمانے لگیں زینبؑ مجروح جگر
بس پتہ مل گیا احساں ہوا تیرا مجھ پر
مہربانی کا صلہ دے تجھے ربّ اکبر
کہہ کے اس سمت چلیں گریہ کناں ننگے سر

اشک خوں بہتے تھے قابو میں دل زار نہ تھا
ایک فضہؓ کے سوا دوسرا غم خوار نہ تھا

۱۶
پہونچیں القصہ وہاں پایا تھا جس جا کا پتہ
لاش اک اس میں پڑی ہے کہ نہیں سر جس کا
دیکھا اس جا پہ ہے اک نور سے معمور گڑھا
اور سکینہؑ وہیں بیٹھی ہوئی کرتی ہے بکا

غش جو ہوتی ہے مزا موت کا مل جاتا ہے
چونک پڑتی ہے تو دل سینہ میں ہل جاتا ہے

۱۷
آگئیں نزدیک غرض زینبؑ تفتیدہ جگر
بولیں لپٹا کے کلیجے سے میں قرباں تجھ پر
بیٹھ کر لے آیا آغوش میں با دیدۂ تر
تو نے پہچان لیا باپ کا لاشہ کیونکر

ہجر سے مادر ناشاد موئی جاتی ہے
بی بی اب گھر میں چلو رات ہوئی جاتی ہے

۱۸
عرض کی اس نے پھوپی سے بصد آہ و بکا
آ کے اس دشت میں چلائی میں بابا بابا
فرقت شہ میں تڑپنے لگا جو دل میرا
اے پھوپی مجھ کو اسی لاش سے آئی تھی صدا

آئی ہوں سینۂ شبیرؑ پہ سونے کے لئے
کہا زینبؑ نے کہ اب گھر چلو رونے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

۱۹
یہ تو بہلاتی تھی اور رو کے وہ دیتی تھی جواب
گود میں مچلی ہوا دل جو زیادہ بیتاب
آتش غم سے وہ ننھا سا کلیجہ تھا کباب
پیار کر کے اسے زینبؑ نے بچشم پُر آب

لیں بلائیں کبھی، گہ آنکھوں سے آنسو پونچھے
تر، جو کانوں کے لہو سے تھے وہ گیسو پونچھے

۲۰
دونوں بچوں کو چلیں ڈھونڈھنے پھر وہ مضطر
دیکھتی کیا ہیں کہ وہ باغ نبیؐ کے گُل تر
ناگہاں جا پڑی اک سمت بیاباں میں نظر
باہیں گردن میں ہیں اور سوئے ہیں زیر شجر

گرد اس طرح سے ہے چاند سے رخساروں پر
ابر باریک ہو جس طرح سے ستاروں پر

۲۱
آئیں نزدیک جو روتی تو یہ نقشہ دیکھا
مٹی سرکا کے وہ بیٹھے ہیں وہاں ماہ لقا
ہونٹ سوکھے ہوئے ہیں پیاس جو ہے حد سے سوا
جس جگہ پا کے تری کچھ ہو کلیجہ ٹھنڈا

باپ کا سینہ نہیں ماں کی بھی آغوش نہیں
ایسے غافل ہیں کہ تن کا بھی تو کچھ ہوش نہیں

۲۲
دیکھتے ہی انھیں بس بیٹھ گئیں زینبؑ زار
لیکے دونوں کی بلائیں کیا پھر خوب سا پیار
سر رکھے خاک سے زانو پہ اُٹھا کر یک بار
بولیں اب گھر میں چلو نیند سے ہو کر ہشیار

سرد جنگل کی ہوا باعث آرام ہوئی
دشتِ فرقت میں خبر بھی ہے تمہیں شام ہوئی

۲۳
نیند سے جب ہوئے ہشیار نہ وہ رشکِ قمر
دم نہ پایا تو یہ فرمانے لگیں پیٹ کے سر
جھک کے پھر غور سے کی چہروں پہ زینبؑ نے نظر
شاید ان دونوں کا بھی ہو گیا دنیا سے سفر

دشتِ غربت میں کیا سب سے کنارا بچّو
ہائے بن موت تمہیں پیاس نے مارا بچّو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۴
عرض کرنے لگیں زینبؑ سے یہ فضہ غمگیں
لوٹ کر خیموں کو جانے لگی جب فوج لعیں
بی بی ہے ہے مرے دل کو یہی ہوتا ہے یقیں
آگئے گھوڑوں کی ٹاپوں میں یہ خورشید جبیں

مرثیہ نمبر ۵

حال ان کے جگر و قلب کو تڑپاتے ہیں
پھول سے جسموں پہ سب نیل نظر آتے ہیں

۱
جب حرم مقتل سرور کے مقابل آئے
بیکس و بے پر و بے ہودج و محمل آئے
قید کفار میں پابند سلاسل آئے
دونوں ہاتھوں سے سنبھالے جگر و دل آئے

تن صد چاک عزیزوں کے زمیں پر دیکھے
لاشے قربانیوں کی طرح سے بے سر دیکھے

۲
کھینچ کر آہ وہ نالے کئے با قلب حزیں
رو دیے سکان سماوات ہلا عرش بریں
کہ عیاں محشر تازہ ہوا تھرائی زمیں
تڑپے سدرہ پہ بصد رنج و الم روح امیں

آپ کو پشت سے اونٹوں کی گرایا سب نے
خون دل آنکھوں سے مقتل میں بہایا سب نے

۳
یوں تو ہر ایک کے نالے تھے دلوں کو نشتر
خون زخم تن شبیرؑ کو منہ پر مل کر
پر غضب بین سے زینبؑ کے بپا تھا محشر
کہتی تھی بادل پر درد کہ یا خیر بشر

دیکھئے ہم پہ ہے جو کچھ کہ مصیبت اس دم
دیکھئے اپنے جگر گوشہ کی حالت اس دم

۴
آپ فرماتے تھے اپنا جسے دلبر نانا
جان و دل آپ فدا کرتے تھے جس پر نانا
دوش پر جس کو بٹھا لیتے تھے اکثر نانا
جس کو رکھتے تھے کلیجے سے لگا کر نانا

یہ اسی کا تن بے سر ہے لہو میں غلطاں
آپ کے لال کا پیکر ہے لہو میں غلطاں

Presented by www.ziaraat.com